اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :۔ الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷

الفضل

روزنامہ لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ ر

یوم شنبہ
۵ شوال ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۱/۶ | ۲۸ احسان ۱۳۳۱ ہش | ۲۸ جون ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۵۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ جون :۔ بذریعہ ڈاک، سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ابھی کچھ نقرس کی تکلیف ہے۔ معدہ بھی اثر معلوم ہوتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۷ جون :۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کا ٹمپریچر الفضل تعالیٰ آج نارمل رہا۔ دل کی حالت بھی پہلے سے بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ایک سال کے اندر اندر ۹۰۰ ٹیوب ویل لگانے کی تجویز

لاہور ۲۷ جون :۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب ایک سال کے اندر اندر تھور اور سیم کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ چنانچہ آئندہ سال کے وسط تک ایسی ناکارہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے مختلف علاقوں میں ایک ہزار آٹھ سو ساٹھ ٹیوب ویل لگا دیئے جائیں گے۔ آج یہاں سرکاری طور پر جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تھور کا مسئلہ بہت وسعت اختیار کر گیا ہے۔ اب تک صوبے کی ۳ لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ زمین سیم کی زد میں آ چکی ہے۔ جس میں ۴۰ ہزار ایکڑ کا ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔

دریائے یالو کے بجلی گھروں پر بمباری کے متعلق امریکہ نے برطانیہ سے معافی مانگ لی

"محض دفتری فروگذاشت کی وجہ سے قبل از وقت اطلاع نہیں دی جا سکی" (ڈین ایچیسن)

لندن ۲۷ جون :۔ امریکہ نے اس بات پر معذرت کا اظہار کیا ہے کہ شمالی کوریا میں دریائے یالو کے بجلی گھروں پر بمباری کے متعلق برطانیہ کو پہلے سے مطلع نہیں کیا جا سکا۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچیسن نے آج بند کمرے میں دار العوام کے ۲۰۰ ممبروں کے سامنے اس امر پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ محض دفتری فروگذاشت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے ...... ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی واضح کیا۔ کہ ایسے معاملات میں ضروری نہیں۔ کہ امریکہ ہر بات کے متعلق برطانیہ سے مشورہ کرے۔ بجلی گھروں پر بمباری ایک فوری کارروائی تھی اور محض فوجی حکمت عملی سے تعلق رکھتی تھی۔ ری پبلکن پارٹی کے ایک لیڈر نے ڈین ایچیسن کی اس معذرت کو امریکہ کے لئے ایک انتہائی قومی صدمہ سے تعبیر کیا ہے۔ اور ادھر امریکی کانگرس کے بعض ممبروں نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ معذرت کے طور پر مسٹر ایچیسن نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کا پورا متن کانگرس میں پیش کیا جائے۔ برڈ کیپ سے آمدہ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل مارک کلارک نے کہا ہے۔ کہ بجلی گھروں میں جو بمباری کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ کوریا کی عام جنگی پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے فوجی فیصلے کی بناء پر ایسا اقدام ضروری خیال کیا گیا ہے اسے عام فوجی حکمت عملی ہی کا ایک حصہ سمجھنا چاہیے برطانوی دار العوام میں مخالف پارٹی کی طرف سے اس بارے میں مذمت کی ایک تحریک پیش کی جا رہی ہے جس میں افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت یہ صوبائی انتظام کرنے میں ناکام رہی ہے۔ کہ اہم جنگی معاملات کے بارے میں اس سے مشورہ کیا جائے۔ یا اس کے مشورہ کو کوئی وقعت دی جائے۔ دار العوام میں اس تحریک پر آئندہ پیر کے روز بحث کی جائے گی۔ محاذ کوریا کی تازہ خبروں سے پتہ چلا ہے۔ کہ ۲۱۲ امریکی ہوائی جہازوں نے شمالی کوریا کے بجلی گھروں پر آج پھر حملہ کیا۔ ان بجلی گھروں پر یہ تیسری مرتبہ حملہ کیا گیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے ایف اے اور بی اے کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا

۹۱۰۶ امیدواروں میں سے ۳۲۲۱ طلباء پاس ہوئے

لاہور ۲۷ جون :۔ آج رات گئے پنجاب یونیورسٹی کے ایف اے۔ ایف ایس سی اور بی اے و بی ایس سی کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ اس سال ان امتحانوں میں کل ۹۱۰۶ طلباء شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے صرف ۳۲۲۱ طلباء کامیاب قرار پائے۔ امسال بی اے اور بی ایس سی کے امتحانوں میں کامیاب ہونے والوں کی شرح ۱ء۳۳ فی صدی اور انٹرمیڈیٹ میں کامیاب ہونے والے طلباء کی شرح ۳ء۳۶ فی صدی ہے۔ جب کہ گذشتہ سال یہ شرح علی الترتیب ۴۰ فی صدی اور ۳ء۳۳ فی صدی تھی۔

بی اے اور بی ایس سی کے امتحانوں میں مرے کالج سیالکوٹ کے نواب الدین اول آئے۔ انہوں نے ۳۳۵ نمبر حاصل کئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے جاوید اختر دوم رہے۔ انہوں نے ۳۳۳ نمبر حاصل کئے۔ مرے کالج سیالکوٹ کے عبد الرشید ۳۳۱ نمبر حاصل کر کے سوم قرار پائے۔ ضلع سیالکوٹ کی ایک طالبہ نسیم اختر لڑکیوں میں اول رہیں۔ انہوں نے ۳۲۸ نمبر حاصل کئے۔

انٹرمیڈیٹ کے امتحانوں میں ایمرسن کالج ملتان کے انوار الحق اول گورنمنٹ کالج لاہور کے ممتاز احمد دوم اور گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخاں کے محمد اشرف سوم قرار پائے۔ انہوں نے علی الترتیب ۵۲۱، ۵۲۰ اور ۵۱۵ نمبر حاصل کئے۔ لڑکیوں میں لاہور کالج فار ویمن کی پروین قاسمی ۴۶۱ نمبر لے کر اول رہیں۔

(تعلیم الاسلام کالج لاہور کا نتیجہ صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

ریلوے ملازمین کی آسائش پر ۱۰ لاکھ روپے خرچ ہوئے

لاہور ۲۷ جون :۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ سال ریلوے نے اپنے ملازمین کی آسائش کیلئے ۱۰ لاکھ روپے خرچ کئے تھے یہ رقم ریلوے کے ہسپتالوں، زچہ و بچہ کے مرکزوں، دواخانوں اور تفریحی کلبوں پر خرچ ہوئی۔

وزراء خارجہ کی کانفرنس

لندن ۲۷ جون :۔ آج یہاں برطانیہ، فرانس اور امریکہ کے وزراء خارجہ کی ملاقات ہوئی ہے اس ملاقات میں وہ اپنے ان مراسلوں کو آخری شکل دے رہے ہیں۔ جو روس کو بھیجے جائیں گے۔ یہ سب مراسلے ایک ہی مضمون کے ہوں گے۔ ان میں جرمنی کے مستقبل کے متعلق چہار طاقتی کانفرنس منعقد کرنے کی شرائط پیش کی جائیں گی۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وزراء خارجہ کسی متفقہ فیصلے پر نہیں پہنچ سکے۔

پاکستان اور پولینڈ کے درمیان تجارتی معاہدہ

لاہور ۲۷ جون :۔ پاکستان اور پولینڈ کے درمیان میں ایک تجارتی معاہدہ طے پایا ہے۔ جو یکم جنوری ۱۹۵۲ء سے ۳۰ جون ۱۹۵۳ء تک نافذ العمل رہے گا۔ اس معاہدے کے تحت پاکستان پولینڈ سے زیادہ تر کوئلہ۔ کنکریٹ سیمنٹ۔ اخباری کاغذ۔ خام دھات صاف کرنے کا سامان اور کھانڈ درآمد کرے گا۔ اس کے عوض پولینڈ کو جو اشیاء برآمد کی جائیں گی۔ ان میں پٹ سن۔ روئی۔ چائے کھالیں اور کھیلوں کا سامان شامل ہے۔

سندھ میں بچت کی مہم

حیدرآباد ۲۷ جون :۔ حکومت سندھ صوبے میں ایک بچت کی مہم شروع کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں گورنر سندھ نے متعلقہ افسران اور پبلک نمائندوں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے۔ جس میں اس امر پر غور کیا جائے گا۔ کہ اس سکیم کو مقبول بنانے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جائیں۔ موجودہ مالی سال کے لئے ۵۰ لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ اگر عوام نے خود کافی رقم پس انداز نہ کی تو پھر شاید جبری بچت کا طریقہ رائج کیا جائے گا۔

جنوبی کوریا میں ایک اعلیٰ پولیس افسر برطرف

پوسان ۲۷ جون :۔ خبر آئی ہے۔ کہ ڈاکٹر سنگمن ری صدر جنوبی کوریا پر قاتلانہ حملے کے سلسلے میں ایک پولیس کے اعلیٰ افسر کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ نیز تین پولیس افسروں کی تنخواہوں میں کمی کر دی گئی ہے۔

وزیر خزانہ کراچی آ رہے ہیں!

ڈھاکہ ۲۷ جون :۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ وزیر خزانہ مسٹر محمد علی کل شام کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی کے لئے روانہ ہوں گے راستہ میں آپ کلکتہ میں چند گھنٹے قیام کریں گے۔ اور پھر کسی دوسرے ہوائی جہاز سے کراچی روانہ ہوں گے۔ یاد رہے۔ کہ مسٹر محمد علی کو ۲۴ مئی کو دل کی تکلیف کا دورہ ہوا تھا جب کہ آپ مشرقی پاکستان کا دورہ کر رہے تھے اب آپ کی صحت اچھی ہے۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

آج ہفتہ کا روز ہے۔ پہلا سودا خدا تعالےٰ کے نام پر کریں۔ اور اس کا منافع مساجد بیرون کی تحریک میں ادا کریں ؎

زکوٰۃ

ارکان اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے اول لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی شہادت دوم نماز سوم زکوٰۃ چہارم رمضان شریف کے روزے اور پنجم بیت اللہ شریف کا حج

پس جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہو۔ اگر وہ اسے ادا نہیں کرتا۔ تو اس کے ایمان کا دعوےٰ جھوٹا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین۔ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ جو شخص ان تین باتوں میں سے کسی ایک بات کا بھی تارک ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ زکوٰۃ دینے سے مال میں کمی نہیں آتی۔ بلکہ برکت ہوتی ہے۔ اور بڑھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللّٰہ فاولٰئک ھم المضعفون۔ یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دوگے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

پس زکوٰۃ ایک ضروری فریضہ ہے۔ جس کا ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ زکوٰۃ کے مسائل و تفصیل معلوم کرنے کے لئے رسالہ زکوٰۃ نظارت بیت المال ربوہ سے منگوا کر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اس رسالہ کا تمام سیکرٹری صاحبان مال کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ تا انہیں معلوم ہو سکے کہ صاحب نصاب کون ہیں۔ پھر ان سے زکوٰۃ وصول کی جا سکے۔

زکوٰۃ امام وقت کے پاس آنی ضروری ہے۔

یاد رہے کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے زکوٰۃ امام وقت کے پاس آنی چاہیئے۔ اس کا اپنے طور پر خرچ کر لینا جائز نہیں۔ البتہ اگر کوئی صاحب اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ اپنے رشتہ دار دل کو دینا چاہیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے بذریعہ ناظر صاحب بیت المال اجازت لے کر دے سکتے ہیں۔ مگر اپنے طور پر بغیر اجازت امام وقت تقسیم نہیں کر سکتے۔ اس مسئلہ کو عہدہ داران جماعت کو اپنی اپنی جماعتوں میں اچھی طرح واضح کرتے رہنا چاہیئے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

والدین اولاد کے حصول کے لئے فطرتاً بے تاب ہوتے ہیں۔ اولاد والدین کے لئے ایک نعمت ہے۔ وہ والدین کتنے ہی خوش قسمت ہیں جن کی اولاد ان کی آنکھوں کے سامنے ایک مبارک اور قابل رشک زندگی گزارتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں جان بخشی۔ اس مستعار زندگی کو اگر خدا تعالےٰ کے دین کی خاطر وقف کر دیا جائے۔ تو یہ ایک ادنےٰ سی قربانی ہوگی۔

آجکل سلسلہ کو میٹرک پاس نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور دینی علوم حاصل کر کے قابل رشک خدمات بجا لائیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد ہم میں سے ہر ایک نے کیا ہوا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک نوجوان سوچے کہ کیا اس عہد کو پورا کرنے کا وقت ابھی تک نہیں آیا۔

افراد جماعت!

اگر آپ ایسی جگہ مقیم ہیں جہاں باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم نہیں اور نہ ہی قریب کوئی ایسی جماعت ہے۔ جس میں آپ آسانی سے شامل ہو سکیں۔ تو آپ اپنے چندہ کی رقم براہ راست "محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام بھجوا سکتے ہیں۔ ایسے افراد جماعت کے نام بنام کھاتے مرکز میں کھولے جاتے ہیں۔ جن میں ان کے چندوں کا حساب باقاعدہ رکھا جاتا ہے۔ اور مرکز ان کو ہر قسم کی مالی تحریکات سے باخبر رکھتا ہے۔ اگر آپ کا کھاتہ پہلے نہیں کھل چکا۔ تو اپنے پورے نام و پتہ سے اب اطلاع دے کر ممنون فرمائیں (ناظر بیت المال ربوہ)

آرام و آفات سے ڈر کر راہ کو اپنی چھوڑ نہ دینا

راہ خدا کی چلنے والے سیلِ حوادث سے گھبرا کر
صبر کا دامن چھوڑ نہ دینا۔ عہدِ وفا کو توڑ نہ دینا
ہمت سے ہر گام اٹھانا۔ استقلال سے بڑھتے جانا
آلام و آفات سے ڈر کر۔ راہ کو اپنی چھوڑ نہ دینا

تیرا مقصد ارفع و اعلےٰ۔ تیری تمنا احسن و افضل
اس کے بدلے تن آسانی ہرگز ہرگز مول نہ لینا
دوریٔ منزل سے گھبرا کر نفس کی اپنے تم شہہ پا کر
حق سے رشتہ کی گرہوں کو ہاتھ سے اپنے کھول نہ لینا

حرص و ہوا کے پیکر تیری راہ میں آ کر روک بنیں گے
راحت و عیش کی دنیا تیری راہ میں آ کر حائل ہوگی
لیکن گر تو اپنا دامن ان سے بچا کر بڑھ جائیگا
تیری وفا پھر کامل ہوگی۔ آساں تیری منزل ہوگی

احمد الدین انور

مخالف و موافق لٹریچر

لائبریری میں ریکارڈ کے لئے ہمیں ایسے تمام لٹریچر کی ضرورت ہے۔ جو سلسلہ یا سلسلہ کے افراد کی مخالفت یا تائید میں شائع ہوا۔ خواہ وہ کسی مذہب کی طرف سے ہو۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ جن احباب کے پاس اس قسم کا لٹریچر موجود ہو وہ اگر "قیمتاً" دینا چاہیں تو مناسب قیمت سے ہمیں اطلاع دیں اور اگر "عطیۃً" لائبریری کے لئے دیں تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ اور لائبریری میں ان کی طرف سے بطور یادگار موجود رہے گا۔

اسی طرح سلسلہ یا سلسلہ کے افراد کی تائید یا مخالفت میں آئندہ شائع ہونے والے مضامین بصورت اصل پرچہ یا کٹنگ ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

انچارج خلافت لائبریری ربوہ

جامعۃ المبشرین کی عمارت کیلئے فراہمی چندہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعۃ المبشرین کی عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں وکالت تعلیم تحریک جدید کو مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ جمع کرنے کی اجازت نظارت ہذا کی طرف سے دی گئی ہے۔ چندہ دینے والے دوست باضابطہ رسید وکالت تعلیم کے نمائندگان سے تعاون فرمائیں

(ناظر بیت المال)

بقیہ لیڈر صد ۳

سٹیج پر کام کر رہی ہے۔ اس کو فطرتی طور پر ایک جمہوریہ سلطنت میں اپنے نظریہ کے ماتحت کام کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس میں مداخلت بے جا کرنا اخلاقی اور قانونی جرم ہے"۔

اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ تمام ذمہ وار علمائے اسلام نے احراریوں کی ان مذبوحی حرکات سے اپنی بریت ظاہر کی ہے۔ اور احراری محض چند سرپھروں کو لے کر جہاں ان کا بس چلتا ہے شور برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کوئی سنجیدہ اور سمجھدار مسلمان نہ صرف یہ کہ ان کے ساتھ ہی نہیں ہے۔ بلکہ ان کو پاس بھی بٹھانے کا روادار نہیں۔ اور احراری لیڈر اپنی اس خفت کو چھپانے کے لئے "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کے مصداق کذب طرازی اپنے مرغوب رویہ کی پناہ لے رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کا نام لے کر ارباب حکومت کو مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حالانکہ مسلمان اور احراری جیسا کہ احراریوں کی تاریخ سے ثابت ہو چکا ہے۔ دو متضاد اصطلاحیں ہیں۔ اور ایک دوسرے کے منافی ہیں ؎

روزنامہ ــــ الفضل ــــ لاہور

مورخہ ۲۸ جون ۱۹۵۲ء

بھارت پارلیمنٹ میں کشمیر کا معاملہ

بھارت پارلیمنٹ میں کشمیر کے سوال پر نہایت گرماگرم بحث ہوئی ہے۔ مہاسبھائی لیڈر این سی چیٹر جی اور جن سنگھ کے ڈاکٹر شیاما پرشاد نے مشترکہ طور پر کشمیر کے مسئلہ کو اقوام متحدہ کی انجمن سے واپس لئے جانے پر زور دیا۔ انہوں نے شیخ عبداللہ کی بھی بڑی مذمت کی۔ کیونکہ کشمیر اسمبلی نے جو فیصلے حال میں کئے ہیں۔ وہ ان کے خیال میں بھارت کے مفاد کے سخت خلاف پڑتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے کشمیر کے مسئلہ کے متعلق حکومت کی پالیسی کی تائید کی۔ آپ نے کہا کہ بھارت اور مقبوضہ کشمیر کے تعلقات خیر سگالی کے جذبات پر انحصار رکھتے ہیں آپ نے ڈاکٹر مکرجی کی تقریروں کی مذمت کی۔ اور کہا کہ ایسی تقریریں کشمیر کو بھارت سے دُور لے جا رہی ہیں۔

جن سنگھیوں اور مہاسبھائیوں نے اس دوران میں پانچ سو کے قریب اشخاص پر مشتمل افراد پر پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ اکھٹی کروا رکھا تھا۔ جو یہ مطالبہ کر رہے تھے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کو قطعی طور اور مکمل طور پر بھارت سے ملا لیا جائے۔

پنڈت نہرو نے جہاں ایک طرف یہ فرمایا۔ کہ بھارت اب اقوام متحدہ کی انجمن سے کشمیر کا معاملہ واپس نہیں لے سکتا۔ کیونکہ اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہم انجمن اقوام متحدہ سے قطع تعلق کر رہے ہیں۔ وہاں آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کشمیر کے عوام نے بھارت کے خلاف فیصلہ کیا۔ تو وہ اسے تسلیم کرلے گا۔ لیکن انہوں نے یہ بھی امید ظاہر کی کہ کشمیر کے عوام بھارت کے خلاف فیصلہ نہیں کریں گے

پنڈت جی کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ واقعی کشمیر کا فیصلہ عدل و انصاف سے کرانا چاہتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمیں آپ کی اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ جو آپ نے فرمائی ہے کہ

"کشمیر کا بھارت سے الحاق مکمل ہو چکا ہوا ہے۔ کشمیر بھارتی فیڈریشن کا ایک جزو ہے"۔

یہی نہیں بلکہ پھر ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

"آپ اس بات سے متفق ہیں کہ آپ شیخ عبداللہ پر اپنا اثر ڈالکر بھارت سے کشمیر کے کامل الحاق پر اسے آمادہ کریں گے

یہ بات پنڈت نہرو نے ڈاکٹر مکرجی کے اس مطالبہ پر کہی کہ

"شیخ عبداللہ کو بھارت سے اسی طرح الحاق کے لئے آمادہ کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ جس طرح دوسری ریاستوں کا کامل الحاق ہو چکا ہے"۔

پنڈت جی نے ایک ہی نشست میں تین متضاد باتیں فرمائی ہیں۔

(۱) کشمیر کے الحاق کا فیصلہ یو۔ این او کے ذریعہ ہوگا۔ اور بھارت رائے عامہ کے فیصلہ کو تسلیم کرلیگا۔

(۲) کشمیر کا الحاق بھارت سے مکمل ہو چکا ہوا ہے۔ اور کشمیر میں بھی بھارت کے دوسرے حصوں کی طرح بھارت کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔ اور انڈین سپریم کورٹ کا کشمیر ریاست پر اختیار کشمیر کے بھارت سے الحاق کا واضح نتیجہ ہے۔

(۳) کشمیر کا بھارت سے مکمل الحاق شیخ عبداللہ کو مکمل الحاق پر آمادہ کرنے سے ہو سکتا ہے۔ جو خیر سگالی کے جذبات سے ہی ممکن ہے۔

ان تینوں میں سے اگر ایک بات صحیح ہے۔ تو دوسری دونوں یقیناً غلط ہیں۔ اصل بات یہی ہے کہ کشمیر کا بھارت سے قطعاً الحاق نہیں ہے۔ اس کا فیصلہ جیسا کہ پنڈت جی نے صاف صاف تسلیم کیا ہے۔ صرف کشمیر کے عوام کی رائے عامہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور اس وقت تک جب تک کشمیر کی رائے عامہ یہ فیصلہ نہ کرے الحاق کا لفظ خواہ کتنے ہی محدود معنے میں استعمال کیا جائے درست نہیں ہوگا۔

پھر پنڈت جی نے اپنے جواب میں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ کشمیر میں ۷۵ سے ۸۰ فیصدی مصائب مہاراجہ کشمیر کی بر خود غلط پالیسی کا نتیجہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کشمیر اسمبلی نے مہاراجہ کی حکومت کا خاتمہ کر دیا ہے۔ پنڈت جی شیخ عبداللہ کے اس اقدام کو پسندیدہ نظر سے دیکھتے ہیں اور یہ بات آپ نے مسٹر مکرجی کے اس اعتراض کے جواب میں فرمائی ہے۔ کہ "کشمیر کے مہاراجہ کی برطرفی اسی صورت میں حق بجانب ہو سکتی ہے۔ جس صورت میں بھارت کی دوسری ریاستوں کے حکمرانوں کو بھی برطرف کیا جاتا"

پنڈت جی کا مہاراجہ کشمیر کی برطرفی کو پسندیدہ نظر سے دیکھنا ظاہر کرتا ہے کہ کشمیر اسمبلی کا فیصلہ درست ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب مہاراجہ کشمیر برطرف ہو چکا تو بھارت کا کشمیر پر قابض رہنا اور بھی بلاجواز ہے کیونکہ کشمیر کا بھارت سے نام نہاد الحاق مہاراجہ نے کیا تھا۔ جب مہاراجہ ہی نہ رہا۔ تو یہ الحاق بھی ساتھ ہی ختم ہو گیا شیخ عبداللہ کی اسمبلی نے کوئی الحاق کیا ہی نہیں۔ اور نہ اسکو کوئی اختیار ہے۔ جب تک رائے عامہ کا فیصلہ یو این او کے ذریعہ معلوم نہ کیا جائے

تمام پارلیمنٹ میں سے صرف کمیونسٹ ممبر پی سی جوشی نے ہی حق کی آواز اٹھائی آپ نے کہا کہ

"کشمیری عوام اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا پورا اختیار رکھتے ہیں کوئی دستور عوام کی خواہشات کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتا۔ عوام مہاراجہ کی حکومت کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے پورے پورے مجاز ہیں"۔

جہاں تک عدل و انصاف کا تعلق ہے اب پھر ایک بار یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی ہے کہ بھارت کا کشمیر کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کا جموں و کشمیر کے کسی حصہ پر قبضہ جبراً ہے۔ جس کو وہ تمام دنیا کی رائے کے علی الرغم قائم رکھے ہوئے ہے۔

احراری اور ہیں مسلمان اور

بعض مقامات پر ڈپٹی کمشنروں نے وزیر اعلےٰ کے حکم کی پابندی کرتے ہوئے بعض شورہ پشت احراری لیڈروں کو جنہوں نے عمداً دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کی گرفتار کر لیا ہے۔

احراری اب شور مچا رہے ہیں کہ حکومت نے مسلمانوں کو ناحق گرفتار کر لیا ہے۔ حالانکہ احراری کے معنے ہرگز مسلمان نہیں ہیں۔

اخبارات میں ان گرفتاریوں کے متعلق جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس میں گرفتار ہونے والوں کو مسلمان نہیں بلکہ صاف صاف احراری لیڈر لکھا گیا ہے۔ اور پاکستان کے مسلمان جانتے ہیں۔ کہ احراری گو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر وہ شروع سے ہی مسلمانوں کے سخت دشمن چلے آئے ہیں۔ اور کوئی مسلمان ان کی حرکات مذبوحی کی وجہ سے جو انہوں نے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہونچانے کے لئے دشمنان اسلام و پاکستان کے ساتھ سازش کرکے اپنی پیدائش کے دن سے کی ہیں منہ لگانے کو تیار نہیں۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ احراریوں کے ترجمان آزاد کا ایک ضمیمہ مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۲ء کو شائع کیا گیا ہے۔ جس کے صفحہ اول پر مندرجہ ذیل عنوان موٹے حروف میں لکھا گیا ہے۔

"سر ظفر اللہ حکومت پنجاب کو مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور کر رہے ہیں"۔

یہ فقرہ حکومت پنجاب کی سخت توہین پر مشتمل ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ حکومت پنجاب نے شورہ پشت احراریوں کے خلاف جو اقدام کیا ہے۔ وہ عدل و انصاف اور ملکی قانون کے مطابق نہیں۔ بلکہ کسی کے ورغلانے پر کیا ہے۔ اور آئندہ بھی اس ضمن میں جو وہ کریگی جو احراریوں کو ان کی حرکات مذبوحی سے باز رکھنے کے لئے مؤثر ہو سکے۔ وہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے مجبور کرنے پر کرے گی۔ حکومت پنجاب پر اس سے بڑھ کر خطرناک اتہام اور کیا ہو سکتا ہے؟

نہ صرف چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے برخلاف ہی یہ اشتعال انگیزی نہیں ہے۔ بلکہ خاص طور پر حکومت پنجاب کے خلاف بھی اشتعال انگیزی ہے۔ حکومت پنجاب کے ارباب اختیار اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ احراری جریدہ کا یہ اتہام سراسر بے بنیاد ہے۔ اس سے وہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ گروہ اتہام طرازی اور اشتعال انگیزی میں کس قدر بے باک ہے۔ اور ملک کے لئے اس کا وجود کتنا خطرناک ہے۔ اور احراریوں کے عاقبت نا اندیش لیڈر ملک و قوم کے خلاف کیا ناپاک ارادے رکھتے ہیں۔

اس ضمن میں یہ جھوٹی خبر بھی شائع کی گئی ہے کہ گوجرانوالہ میں فیض الحسن احراری کی گرفتاری کی وجہ سے عام مسلمانوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ حالانکہ جہاں تک ہم نے تحقیق کی ہے۔ عام مسلمان کو احراریوں کی ان حرکات سے سخت نفرت ہے اور وہ جابجا اس کا اظہار کرتے ہیں

ہمیں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ علمائے اسلام احراریوں کے مطالبات (یعنی احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان کی وزارت خارجہ سے علیحدہ کیا جائے) کو نہایت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ مولانا داؤد غزنوی نے اپنے خطبہ جمعہ میں ایک احراری کے سوال کا جواب دیتے ہوئے، جو اس نے جماعت احمدیہ کے اقلیت قرار دینے کے متعلق کیا فرمایا کہ

ہماری جماعت ایک نظریہ ایک اصول اور ایک سٹیج پر کام کر رہی ہے۔ جو کوئی دوسری جماعت اپنے

(باقی دیکھیں صہ پر)

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

روایاتِ محمود

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

از مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

(۷۵) آج (دسمبر ۱۹۳۶ء) سے قریباً چالیس سال پہلے اس جگہ پر جہاں اب مدرسہ احمدیہ کے لڑکے پڑھتے ہیں۔ ایک ٹوٹی پھوٹی فصیل ہوا کرتی تھی۔ ہمارے آباؤ اجداد کے زمانہ میں قادیان کی حفاظت کے لئے وہ کچی فصیل بنی ہوئی تھی۔ جو خاصی چوڑی تھی اور ایک گڈا اس پر چل سکتا تھا پھر انگریزی حکومت نے جب اسے تڑوا کر نیلام کر دیا۔ تو اس کا کچھ ٹکڑا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہمان خانہ بنانے کی نیت سے لیا تھا۔ وہ ایک لمبی سی زمین چلی جاتی تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا اس وقت ۹۳ء تھا یا ۹۴ء یا ۹۵ء قریباً اسی قسم کا زمانہ تھا۔ یہی دن تھے۔ یہی موسم تھا۔ یہی دسمبر کا مہینہ تھا۔ کچھ لوگ جو ابھی احمدی نہیں کہلاتے تھے۔ کیونکہ ابھی احمدی نام سے جماعت یاد نہیں کی جاتی تھی۔ مگر یہی مقاصد اور یہی مدعا لے کر وہ قادیان میں جمع ہوئے۔ میں نہیں کہہ سکتا آیا وہ ساری کارروائی اسی جگہ ہوئی یا کارروائی کا بعض حصہ اسجگہ ہوا۔ اور بعض مسجد میں۔ کیونکہ میری عمر اس وقت سات آٹھ سال کی ہوگی۔ اس لئے زیادہ تفصیلی طور اس بات کو یاد نہیں رکھ سکا۔ میں اس وقت اس اجتماع کی اہمیت کو نہیں سمجھتا تھا۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ میں وہاں جمع ہونے والے لوگوں کے اردگرد دوڑتا اور کھیلتا پھرتا تھا۔ میرے لئے اس زمانہ کے لحاظ سے یہ اچنبھے کی بات تھی کہ کچھ لوگ جمع ہیں۔ اس فصیل پر ایک دری بچھی ہوئی تھی۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اگر دوہ دوست تھے۔ جو جلسہ سالانہ کے اجتماع کے نام سے جمع تھے۔ ممکن ہے میرا حافظہ غلطی کرتا ہو اور دری ایک نہ ہو دو ہوں۔ لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ ایک ہی دری تھی۔ اس دری پر کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ ڈیڑھ سو ہوں گے یا دو سو۔ بچے ملا کر ان کی فہرست اڑھائی سو کی تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شائع بھی کی تھی۔ ... میں خیال کرتا ہوں وہ ایک دری تھی یا دو دریاں بہرحال ان کے لئے اتنی ہی جگہ تھی۔ جتنی اس (جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء کی۔ مرتب) اسٹیج کی جگہ ہے میں نہیں کہہ سکتا کیوں مگر اتنا جانتا ہوں کہ وہ دری تین جگہ بدلی گئی۔ پہلے ایک جگہ بچھائی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے تبدیل کر کے ایک اور جگہ بچھائی گئی۔ اور پھر تیسری دفعہ اسجگہ سے بھی اٹھا کر کچھ اور دور وہ دری بچھائی گئی۔ اپنی بچپن کی عمر کے لحاظ سے میں کہہ نہیں سکتا آیا ان جمع ہونے والوں کو لوگ روکتے تھے اور کہتے تھے کہ تمہارا حق نہیں کہ اسجگہ دری بچھاؤ یا کوئی اور وجہ تھی۔ بہرحال مجھے یاد ہے۔ دو تین جگہ اس دری کی جگہ بدلی گئی۔

(الفضل جلد ۲۴ نمبر ۱۵۴ صفحہ ۳و۴)

(۷۶) ہمارے درجنوں ایسے رشتہ دار ہیں۔ جو احمدیت کی وجہ سے منقطع ہو گئے۔ اس واسطے نہیں کہ ہم ان سے نہیں ملنا چاہتے۔ بلکہ اسواسطے کہ وہ نہیں ملنا چاہتے۔ ہمیں اپنے خاندان کے لوگوں سے گالیاں ملتی تھیں۔ ہماری تائی صاحبہ جو بعد میں احمدی ہو گئیں وہ ہم کو بُرا بھلا کہتی تھیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ جبکہ میری عمر ۶-۷ سال کی ہوگی۔ میں سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا۔ تو انہوں نے میری طرف دیکھ کر بار بار یہ کہنا شروع کیا "جیہو جیہا کاں اوہو جیہی کوکو" اس فقرہ کو انہوں نے اتنی دفعہ دہرایا کہ مجھے یاد ہو گیا میں نے گھر میں جاکر یہ بات بتلائی اور پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ تو انہوں نے بتایا۔ جیسا باپ بُرا ہے۔ ویسا ہی بیٹا بھی بُرا ہے۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بائیکاٹ کیا گیا۔ لوگوں کو آپ کے گھر کا کام کرنے سے روکا جاتا گھماروں کو روکا گیا۔ چوہڑوں کو صفائی سے روکا گیا ہمارے عزیز ترین بھائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی بھاوج اور دیگر عزیز رشتہ دار حتیٰ کہ آپ کے ماموں زاد بھائی علی شیر[1] سب طرح طرح کی تکلیفیں دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ گجرات کے علاقہ کے کچھ دوست جو سات بھائی تھے قادیان آئے اور باغ کی طرف اسواسطے گئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہوتا تھا۔ رستہ میں ہمارے ایک رشتہ دار باغیچہ لگوا رہے تھے۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا۔ کہاں سے آئے ہو؟ اور کیوں آئے ہو؟ دیکھو میں ان کے ماموں کا لڑکا ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ ایسے ہیں ایسے ہیں۔ ان میں سے ایک نے جو دوسروں سے آگے تھا۔ بڑھ کر اس کو پکڑ لیا۔ اور اپنے بھائیوں کو آواز دی۔ کہ جلدی آؤ۔ اس پر وہ شخص گھبرایا۔ تو اس احمدی نے کہا۔ میں تمہیں مارتا نہیں۔ کیونکہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ دار ہو۔ میں اپنے بھائیوں کو تمہاری شکل دکھانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ہم سنا کرتے تھے شیطان نظر نہیں آتا۔ مگر آج ہم نے دیکھ لیا ہے کہ وہ ایسا ہوتا ہے

(الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۳۲ صفحہ ۳و۴)

(۷۷) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود کے جوانی کے دوست تھے۔ اور جو ہمیشہ آپ کے مضامین کی تعریف کیا کرتے تھے انہوں نے انہوں نے اس دعوے کے معاً بعد یہ اعلان کیا کہ میں نے ہی اس شخص کو اٹھایا تھا اور اب میں ہی اسے تباہ کر دوں گا۔[2] پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے رشتہ داروں نے اعلان کر دیا۔ بلکہ بعض اخبارات میں یہ اعلان چھپوا بھی دیا۔[3] کہ اس شخص نے دوکانداری چلائی ہے۔ اس کی طرف کسی کو توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اس طرح ساری دنیا کو انہوں نے بدگمان کرنے کی کوشش کی۔ پھر یہ میرے ہوش کی بات ہے کہ بہت سے کام کرنے والے لوگوں نے جو زمیندارہ انتظام میں کمیں کہلاتے ہیں۔ آپ کے گھر کے کاموں سے انکار کر دیا۔ اس کے محرک دراصل ہمارے رشتہ دار ہی تھے۔ غرض اپنوں اور بیگانوں نے ملکر آپ کو مٹانا اور آپ کو تباہ اور برباد کر دینا چاہا"

(۷۸) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتنی تعریف کی کہ اسے دیکھکر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک پرجوش مرید آپ کی تعریف کر رہا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ پر انہوں نے جو ریویو کیا۔ اس میں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو سال کے عرصہ میں کسی شخص نے بھی اپنے قول اور عمل سے اسلام کی اتنی خدمت نہیں کی جتنی حضرت مرزا صاحب نے کی ہے۔ مگر پھر وہی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے۔ جنہوں نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اور تمام ہندوستان میں آپ کی مخالفت کی آگ بھڑکائی۔ محض اسلئے کہ میری ہتک ہوئی ہے۔ مجھ سے اپنے دعوے کے متعلق حضرت صاحب نے مشورہ کیوں نہیں کیا اور دراصل پہلا غصہ انہیں آپ پر یہی تھا۔ چنانچہ جب کسی شخص نے انہیں بتایا کہ آپ ایسی کتاب لکھ رہے ہیں۔ جس میں وفات مسیح کا ذکر آتا ہے۔ تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کہنے لگے کہ ہم سے تو انہوں نے کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر اس غصہ میں وہ سارے ہندوستان میں پھرے اور آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔[4] اور کہا کہ میں نے اس شخص کو اونچا کیا تھا۔ اور میں ہی اسے نیچے گراؤں گا۔[5] مگر نتیجہ کیا نکلا؟ انہوں نے اپنی تمام طاقتوں اور قوتوں کے ساتھ آپ کا مقابلہ کیا۔ تھوڑے دنوں کے لئے ہاؤ وہو کا شور بھی مچایا۔ آپ کو گالیاں بھی دی گئیں آپ کو بُرا بھلا بھی کہا گیا۔ آپ کے خلاف لوگوں کو مشتعل بھی کیا گیا۔ مگر آخر فتح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی حاصل ہوئی۔

(الفضل جلد ۲۵ نمبر ۲۱ صفحہ ۶)

(۷۹) ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں ایک شخص آیا۔ اور آپ کو آتے ہی گالیاں دینے لگ گیا۔ اور جب خوب گالیاں دے چکا اور بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ تسلی ہو گئی یا کچھ اور بھی باقی ہے۔[6]

(۸۰) ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لے گئے تھے۔ وہاں راستہ میں ایک شخص نے آپ کو دھکا دے دیا۔ لوگ اس کو مارنے لگے۔ مگر آپ نے فرمایا نہیں اسے کچھ نہ کہو۔ اس نے تو اپنے اخلاص سے دھکا دیا ہے وہ دراصل مدعی نبوت تھا۔ آپ نے فرمایا اس نے سمجھا ہے کہ ہم ظالم ہیں اور اس کا حق مارتے ہیں اسلئے اس نے اسے دھکا دے دیا۔ پیغمبر اسنگھ جو یہاں آیا کرتے تھے ان کا وہ بھائی تھا۔ وہ سنایا کرتے تھے۔ کہ میرا بھائی بعد میں ساری عمر شرمندہ رہا۔ اور کہتا تھا۔ کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کو دھکا دیا۔"

(الفضل جلد ۱۸ نمبر ۱۱۱ صفحہ ۲)

---

[1] اس کا نام مرزا علی شیر بیگ تھا۔ یہ حضور علیہ السلام کا سالہ بھی تھا اور سمدھی بھی یعنی مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کا خسر بھی تھا۔ (مرتب)

[2] رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ نمبر ۱ صفحہ ۵ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۵-۱۴

[3] کلیات آریہ مسافر مصنفہ پنڈت لیکھرام میں بھی مرزا امام الدین کا ایک نہایت ہی معاندانہ اشتہار درج ہے۔ جو حضور علیہ السلام کے خلاف لکھکر ملک میں پھیلایا گیا تھا (خاکسار مرتب)

[4] ان کے اور باقی علماء کے فتوؤں کے لئے دیکھئے رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ نمبر ۱۲۔

[5] رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ نمبر ۱۲ صفحہ ۱

[6] یہ لاہور میں محبوب الرائے والے مکان واقعہ لنگے منڈی کا واقعہ ہے۔ جو ۱۸۹۲ء کے سفر لاہور میں پیش آیا تھا۔ (مرتب)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۱/۶/۵۲ کو خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں عبدالکریم صاحب درویش قادیان کی والدہ مسماۃ عائشہ بی بی فوت ہو گئیں۔ نعش کو ربوہ پہنچا کر مقبرہ خاص میں دفن کیا گیا۔ احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد بشیر شاد پھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

(شیخ محمد احمد پانی پتی)

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کے نام نامی سے کون شخص ہے۔ جو ناواقف ہو۔ آپ ایک زبردست عالم چوٹی کے شاعر اور باکمال صوفی تھے۔ اور قرآنی حقائق و معرفت کے سمجھنے کا بے نظیر ملکہ آپ میں پایا جاتا تھا۔ آپ کے مختصر حالات قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے بیان کئے جاتے ہیں۔

آپ کا نام محمدؐ تھا اور لقب جلال الدین۔ عرف عام میں آپ کو مولانائے روم کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ سلسلہ خوارزمیہ کا زبردست اور با اقتدار بادشاہ محمد خوارزم شاہ آپ کا نانا تھا۔

مولانا کے والد بہاؤ الدین جو بلخ کے رہنے والے تھے۔ ایک یگانہ روزگار عالم تھے۔ خراسان کے دور و دراز کے علاقوں سے ان کے پاس فتوے آیا کرتے تھے۔ خوارزم شاہ بھی ان کے حلقہ بگوشوں میں شامل تھا۔ آپ کی ذات مرجع خلائق تھی۔ اور ہر وقت عقیدتمندوں کا ایک جمگھٹا آپ کے اردگرد رہتا تھا۔ شخصی سلطنتوں میں ایسے لوگ ہمیشہ شاہانِ وقت کی نگاہوں میں مخدوش اور ناقابل اطمینان سمجھے جاتے ہیں۔ اور بادشاہ ان کو ایک روڑہ سمجھ کر ان کو اپنے راستہ میں سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ اس قسم کی سینکڑوں نہیں ہزاروں مثالیں دنیا کے سامنے موجود ہیں۔ ان کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ خوارزم شاہ نے جب اس امر پر اشاروں اشاروں میں تشویش کا اظہار کیا۔ تو یہ اصل حقیقت کو سمجھ کر بامر مجبوری شہر سے نکل کھڑے ہوئے۔ اور مختلف شہروں سے گزرتے ہوئے سنہ ۶۱۰ھ میں نیشاپور پہنچے۔ نیشاپور پہنچنے پر خواجہ فرید الدین عطار آپ سے ملنے آئے۔ اس وقت مولانا روم کی عمر چھ برس کی تھی۔ خواجہ صاحب کو بچہ کی پیشانی سے اقبالمندی کے آثار نظر آئے۔ انہوں نے ان کے والد سے کہا۔ کہ اس جوہر قابل سے غافل نہ ہونا۔ اس کو ہمیشہ عزیز رکھنا۔ یہ کسی دن تمام عالم میں ہلچل ڈال دے گا۔

ولادت اور تعلیم و تربیت

حضرت مولانا رومؒ سنہ ۶۰۴ھ میں بمقام بلخ پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد شیخ بہاؤ الدین سے حاصل کی۔ بعد ازاں شیخ بہاؤ الدین نے اپنے ایک فاضل مرید سید برہان الدین محقق کو ان کا اتالیق اور استاد مقرر کر دیا۔ آپ نے اکثر علوم و فنون انہی سے حاصل کئے۔ ۱۸ برس کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ قونیہ آئے۔ والد کے انتقال کے دوسرے سال سنہ ۶۲۹ھ میں جبکہ ان کی عمر ۲۵ برس کی تھی تکمیل فن کے لئے شام کا قصد کیا۔ اس زمانہ میں دمشق اور حلب علوم و فنون کے مرکز تھے۔ آپ نے پہلے حلب کا قصد کیا۔ اور مدرسہ حلاویہ کے دار الاقامہ میں قیام کیا۔ اور وہاں تعلیم حاصل کرنے لگے۔ آپ نے مدرسہ حلاویہ کے علاوہ حلب کے اور مدرسوں میں بھی علم حاصل کیا۔ طالب علمی کے زمانہ میں ہی عربیت۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر اور معقولات میں آپ نے اتنی دسترس حاصل کرلی۔ کہ جب کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا۔ اور کسی سے حل نہ ہوتا۔ تو اس کے حل کے لئے لوگ آپ ہی کے پاس آتے تھے۔

مدرسہ حلاویہ حلب میں تحصیل علم کے بعد آپ دمشق تشریف لے گئے۔ اور وہاں مدرسہ برانیہ کے ایک حجرہ میں ٹھہر کر اپنی تشنگی کو علم کے پانی سے بجھانے لگے۔ آپ نے سات برس تک دمشق میں ٹھہر کر علم حاصل کیا۔ اس وقت آپ کی عمر چالیس برس کی تھی۔ اس تمام عرصہ تعلیم میں آپ نے ہر قسم کے علوم درسیہ میں اعلیٰ درجہ کا کمال حاصل کر لیا۔

تصوف کے کوچہ میں داخلہ

علوم باطنی کا علم آپ کو آپ کے اتالیق اور استاد سید برہان الدین نے دیا۔ انہوں نے آپ کو آپ کے والد کی وفات کے بعد نو برس تک طریقت اور سلوک کی تعلیم دی۔ بایں ہمہ مولانا پر ظاہری علوم کا ہی رنگ غالب تھا۔ آپ علوم دینیہ کا درس دیتے تھے وعظ کہتے تھے۔ فتوے لکھتے تھے۔ لیکن حقیقی اہل اللہ کا رنگ آپ پر نہ چڑھا تھا۔ آپ کی زندگی کا دوسرا دور یعنی متصوفانہ زندگی کی ابتداء در حقیقت ایک بزرگ شمس تبریز کی ملاقات اور ان کی صحبت سے شروع ہوئی۔

شمس تبریز ایک صوفی منش اور درویش صفت انسان تھے۔ شہر بشہر پھر کر اور ازار بند بن کر اپنی روزی کمایا کرتے تھے۔ قونیہ میں مولانا رومی سے ملاقات ہوئی۔ پہلی ملاقات ہی میں دونوں ایک دوسرے کے گرویدہ ہو گئے۔ مولانا ہر دم ان کی صحبت میں رہ کر ان سے فیض حاصل کرنے لگے۔ اسی دوران میں دونوں بزرگوں نے چھ مہینے تک مسلسل ایک حجرہ میں چلہ کشی کی۔ اسی زمانے سے مولانا کی حالت میں ایک نمایاں تغیر برپا ہو گیا۔ اور تصوف کا رنگ بڑی تیزی سے آپ پر چڑھنے لگا۔ کچھ ہی عرصہ میں آپ کو ایک باکمال صوفی کا درجہ حاصل ہو گیا۔ علوم و معارف کے چشمے آپ کے دل سے پھوٹ پھوٹ کر نکلنے لگے۔ جنہوں نے مثنوی کی شکل اختیار کر لی۔

وفات

۵ جمادی الثانی سنہ ۶۷۲ھ کو اتوار کے روز علم و معرفت کا یہ بحر بیکراں ہمیشہ کے لئے خشک ہو گیا۔ مولاناؒ نے روضۂ رضوان کی راہ لی

اخلاق و عادات :- جب تک مولانا نے تصوف کے کوچہ میں قدم نہ رکھا تھا۔ دوسرے علمائے ظواہر کی طرح آپ بھی بڑی شان اور جاہ و جلال اور کر و فر سے رہتے تھے۔ لیکن تصوف کی راہ میں قدم رکھنے کے ساتھ ہی مولانا کی حالت میں تغیر عظیم برپا ہو گیا۔ اور عالمانہ کر و فر کی جگہ درویشانہ و متصوفانہ سادگی نے لے لی۔

ریاضت اور مجاہدہ حد سے زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ پہلے ذکر آ چکا ہے۔ کہ آپ نے شمس تبریزؒ کے ساتھ مسلسل چھ ماہ تک ایک حجرہ میں چلہ کشی کی۔ نماز میں انتہائی خشوع اور استغراق ہوتا تھا۔ اس قدر روتے تھے۔ کہ تمام چہرہ اور داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔

مزاج میں انتہا درجہ کا زہد اور قناعت تھی۔ سلاطین و امراء وقتاً فوقتاً تحائف وغیرہ بھیجتے رہتے تھے۔ لیکن آپ ان چیزوں کو اپنے مصرف میں کبھی نہ لاتے تھے۔ بلکہ اپنے مریدوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ اگر کبھی گھر میں کچھ کھانے کو نہ ہوتا تھا، تو بہت خوش ہوتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ ہمارے گھر میں درویشی کی بو آتی ہے۔ فیاضی کا یہ حال تھا، کہ اگر کوئی سائل سوال کرتا۔ اور اگر اور کچھ نہ ہوتا۔ تو اپنا کرتہ تک اتار کر اس کو دیدیتے۔

آپ انتہا درجہ کے بے تکلف۔ متواضع اور خاکسار تھے۔ ایک دفعہ بازار میں جا رہے تھے۔ لڑکوں نے جب آپ کو دیکھا۔ تو وہ آپ سے مصافحہ کرنے کے لئے آپ کے پاس آنے لگے۔ ایک لڑکا کسی کام میں مشغول تھا۔ اس نے کہا مولانا ذرا ٹھہر جائیے۔ میں کام سے فارغ ہو لوں۔ پھر آپ سے مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کروں گا۔ چنانچہ مولانا وہیں ٹھہر گئے۔ اور جب وہ لڑکا فارغ ہو کر آیا اور اس نے مصافحہ کیا۔ تب آپ آگے بڑھے۔

ایک دفعہ حمام میں نہانے کے لئے تشریف لے گئے۔ لیکن فوراً ہی باہر نکل آئے۔ لوگوں نے پوچھا۔ کہ آپ کیوں باہر آ گئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایک شخص پہلے سے حمام میں نہا رہا تھا۔ حمامی نے میری خاطر اس کو ہٹانا چاہا۔ اس لئے میں باہر چلا آیا۔

آپ ایک دفعہ بازار میں گزر رہے تھے۔ دو اشخاص کی آپس میں لڑائی اور گالی گلوچ ہو رہی تھی۔ ایک نے دوسرے کو کہا۔ ”او لعین! تو ایک کہے گا۔ تو دس سنے گا۔“ مولانا نے یہ فقرہ سنا تو آپ نے فرمایا۔ ”بھائی جو کچھ کہنا ہے مجھ کو کہہ لو۔ مجھ کو اگر ہزار کہو گے۔ تو ایک بھی نہ سنو گے۔“ دونوں کے دل پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اور انہوں نے مولانا کے سامنے ایک دوسرے سے صلح کر لی۔

ایک دفعہ مسجد میں ایک بہت بڑے عالم درس دے رہے تھے۔ شہر کے دوسرے علماء و فضلاء و امراء و مشائخ بھی موجود تھے دفعتہً مولانا بھی تشریف لے آئے۔ اور سب سے پیچھے جوتوں کے قریب جا بیٹھے۔ امراء و مشائخ فوراً آگے بڑھے۔ اور بڑی منت سماجت کر کے مسند کے قریب بٹھایا۔

اگرچہ سلاطین اور امراء وقت آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ اور اکثر آپ کی خدمت میں باریاب ہوتے۔ اور آپ کو اپنے محلات میں بلاتے۔ مگر بالطبع آپ کو امراء و سلاطین کی صحبت سے نفرت تھی۔ اور موقعہ بموقعہ اس کا اظہار بھی کر دیتے تھے۔

بایں ہمہ آپ نہایت نڈر تھے۔ اور دشمن کے مقابلے میں کسی قسم کی بھی کوئی کمزوری نہ دکھاتے تھے آپ کے زمانے میں ہلاکو خاں کے سپہ سالار بیچو خاں نے قونیہ پر حملہ کیا۔ اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور دعا کی درخواست کی۔ آپ نے ایک ٹیلے پر جا کر جو بیچو خاں کے خیمہ کے سامنے تھا۔ جائے نماز بچھا دی۔ اور بڑے استغراق سے نماز میں مشغول ہو گئے۔ اور فوج کی تیر اندازی کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔ جب بیچو خاں نے یہ ماجرا دیکھا۔ تو اس کا دل مرعوب ہو گیا۔ اور وہ محاصرہ اٹھا کر چلا گیا۔ غرضیکہ مولانا اخلاق و عادات کے لحاظ سے بھی ایک بے نظیر انسان تھے۔

تصنیفات

مولانا کی تصنیفات مندرجہ ذیل ہیں:۔

فیہ مافیہ :۔ یہ ان خطوط کا مجموعہ ہے۔ جو مولانا نے وقتاً فوقتاً معین الدین پروانہ کے نام لکھے۔ معین الدین پروانہ سلطان قونیہ رکن الدین قلیج ارسلان کے دربار میں سیاہ و سفید کا مالک اور حجابت کے عہدے پر مامور تھا۔ اس کو آپ سے بیحد عقیدت تھی۔

دیوان :۔ اس میں تقریباً پچاس ہزار اشعار ہیں۔ اور صرف غزلیں ہی غزلیں ہیں۔ قصائد اور قطعات بالکل نہیں ہیں۔ مولانا کی غزلوں کی چند خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) عام غزلوں کے برعکس مولانا کی غزلوں میں ہر شعر علیحدہ علیحدہ مطلب کا حامل نہیں ہوتا۔ بلکہ ان میں ایک ہی حالت کا بیان چلا جاتا ہے۔

(۲) مولانا کے کلام میں وجد۔ جوش اور بے خودی انتہائی درجہ کی پائی جاتی ہے۔

(۳) عشق اور محبت کے جوش میں عاشق پر جو خاص خاص حالتیں گزرتی ہیں۔ ان کو اس خوبی سے ادا کرتے ہیں۔ کہ آنکھوں کے سامنے ان کی تصویر کھنچ جاتی ہے۔

(۴) مولانا کا کلام پر جلال اور پُر عظمت ہوتا ہے۔ دوسرے صوفیا کے کلام کی یہ حالت نہیں۔

مثنوی - یہی وہ لازوال تصنیف ہے۔ جس نے مولانا روم کے نام کو زندۂ جاوید کر دیا ہے۔ شہرت میں جو امتیاز آپ کی مثنوی نے حاصل کیا۔ وہ کسی اور مثنوی نے آج تک نہیں کیا۔ باوجود صدیاں گزر جانے کے لاکھوں لوگ اب بھی اس کو نہایت شوق و ذوق سے پڑھتے اور سر دھنتے ہیں۔ مثنوی نہ صرف یہ کہ تصوف اور طریقت کی بہترین کتاب ہے بلکہ عقائد اور علم کلام کی بھی عمدہ ترین تصنیف ہے۔ دوسرے متکلمین

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

وفاتِ مسیحؑ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبردست فتح

(از محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت تمام کے تمام مسلمان اس خیال اور اس عقیدہ پر قائم تھے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو دنیا میں ایک آگ لگ گئی اور انہوں نے حیات مسیحؑ کو ثابت کرنے کی کوشش کی مگر نتیجہ کیا نکلا کہ آج اکثر طبقہ علماء کا اس موضوع پر بحث کرنے سے جی چراتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مسئلہ میں تو دکھا ہی کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ:-

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اتریگا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دلوں میں سخت گھبراہٹ ڈالے گا۔ کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسٰےؑ آسمان سے نہیں اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہو گی کہ عیسٰےؑ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو وہ تخم میرے ہاتھ سے بویا گیا وہ بڑھے گا پھولے گا اور پھلے گا۔ کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

"ہر ایک مخالف یہ یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا۔ مگر حضرت عیسٰےؑ کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہو گا جس قدر مولوی اور ملّاں ہیں اور ہر ایک اہل عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس امید سے وہ نامراد مریں گے کہ حضرت عیسٰےؑ کو آسمان سے اترتا دیکھ لیں۔ وہ ہرگز ان کو اترتے نہیں دیکھیں گے۔ یہانتک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اس دنیا کو چھوڑ دیں گے۔ کیا یہ پیشگوئی نہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہو گی۔ ضرور پوری ہو گی۔ پھر اگر ان کی اولاد ہو گی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اسی طرح وہ بھی نامراد مرینگے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اترے گا اور پھر اولاد کی اولاد ہو گی تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے اور کوئی ان میں سے حضرت عیسٰےؑ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ جو لوگ آج سے پچاس سال قبل یہ کہتے تھے کہ زمین و آسمان ٹل سکتا ہے۔ پہاڑ اپنی جگہ تبدیل کر سکتا ہے مگر حیات مسیح کا عقیدہ غلط قرار نہیں دیا جا سکتا۔ آج انہوں نے اپنے جھنڈے احمدیت کے سامنے سرنگوں کر دیئے اور ملی الاعلان اخباروں اور رسالوں میں شائع کر رہے ہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں گو پھر بھی اصل تہ تک وہ نہیں پہنچے۔ ڈاکٹر اقبال جنکو شاعر مشرق کہا جاتا ہے وہ لکھتے ہیں

(۱) "اور جہانتک میں تحریک کا مطلب سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں۔ نیز دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہو گا۔ کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے۔"

(اخبار آزاد ۱۳ اپریل ۱۹۵۰ء)

(۲) "علامہ ممدوح نے (یعنی اقبال نے ناقل) اس بیان میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانیہ اور حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کا انکار کیا ہے اور ان کو مجوسیوں یہودیوں۔ نصرانیوں کا خیال ظاہر کیا ہے کہ جاہل مولویوں نے ان عقائد کو اغیار سے لے کر عام کر دیا ہے جس کی وجہ سے اسلام میں فتنے پیدا ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔" (اخبار سیاست ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء)

مولوی ابو الکلام آزاد کسی شخص کے اس سوال کا کہ مسیحؑ کی آمد کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"باقی رہا نزول مسیحؑ کا معاملہ تو یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے اور اگر کسی زمانے میں مسلمانوں کی نجات و سعادت اس پر موقوف رہنے والی تھی تو ضروری تھا کہ قرآن صاف صاف طور سے بیان کر دیتا...... لیکن یہ ظاہر ہے کہ قرآن میں کوئی تصریح موجود نہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس کے اعتقاد پر مجبور ہوں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ اب نہ کوئی نبوت ہی مسیح آنے والا ہے نہ حقیقی قرآن آچکا ہے اور دین کامل ہو چکا۔" (اخبار آزاد ۱۴ اگست ۱۹۵۰ء)

غیر ممالک میں سے ملک عرب کو ایک بہت بڑی اہمیت حاصل ہے اور پھر اس میں علاقہ مصر ایک خاص وصف رکھتا ہے۔ کیونکہ اس جگہ دینی علوم کا بہت بڑا مرکز ہے جسے جامعہ ازہر کہتے ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق مولانا ابو رشید وحیدانی لکھتے ہیں:-

"دنیائے اسلام میں دینی علوم کا سب سے بڑا مرکز جامعہ ازہر (مصر) ہے اور ہمارے علماء بھی علمائے ازہر کی فوقیت اور برتری کے قائل ہیں اور علوم دین کی تحصیل کے لئے ازہر کی طرف رجوع کرنا برکت و سعادت سمجھتے ہیں یہ امر مسلم ہے کہ ازہر کے مفتیوں سے بڑا مفتی دنیائے اسلام میں موجود نہیں۔"

(اخبار آفاق ۶ ستمبر ۱۹۵۱ء)

یہ دنیائے اسلام کے سب سے بڑے مفتی وفات مسیح کے مسئلہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں:-

"قرآن میں اس امر کی تصریح کی گئی ہے کہ مسیح علیہ السلام رفع سے پہلے وفات پا گئے" (رسالہ المنار جلد ۵ صفحہ ۲۸ از علامہ رشید رضا ایڈیٹر رسالہ المنار مصر)

"مسیح کا ہند کو بھاگ جانا اور اس شہر (سری نگر) میں ان کا وفات پانا عقل اور نقل کے لحاظ سے بعید نہیں۔"

(المنار جلد ۶ صفحہ ۴۲)

"حق بات یہی ہے کہ قرآن میں کوئی ایسی نص نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ عیسٰے علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔"

(المنار جلد ۶ صفحہ ۵۷)

"کتاب و سنت میں کوئی نص قطعی الثبوت اور قطعیۃ الدلالت ایسی نہیں پائی جاتی جس سے نزول مسیح کے عقیدہ کا وجود ثابت ہو۔"

(المنار جلد ۵ صفحہ ۱۳)

جناب شیخ محمود شلتوت ممبر مجلس کبار العلماء مصر جو ازہر یونیورسٹی کے استاد ہیں وہ لکھتے ہیں کہ:-

"قرآن مجید اور سنت مطہرہ میں کوئی ایسی سند نہیں جس سے یہ عقیدہ درست قرار پاتا اور دل مطمئن ہو جاتا کہ حضرت عیسٰے جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور یہ کہ وہ اب تک وہاں زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں وہاں سے زمین پر اتریں گے۔ حضرت عیسٰےؑ کے بارے میں قرآنی آیات یہ بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح سے وعدہ فرمایا تھا کہ ان کو وفات دے گا۔ اور ان کا رفع کرے گا اور انہیں کافروں کے شر سے بچائے گا اور یہ وعدہ یقیناً پورا ہو چکا ہے۔ حضرت عیسٰےؑ کے دشمن نہ انہیں قتل کر سکے اور نہ صلیب پر مار سکے البتہ اللہ تعالیٰ نے مدت حیات کو پورا کر کے انہیں وفات دیدی اور ان کا رفع فرمایا۔"

(اخبار رسالت ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء)

اس قسم کے حوالوں کا ایک انبار موجود ہے مگر طوالت کو مدنظر رکھتے ہوئے انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ یہ کتنا عظیم الشان تغیر ہے جو حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں پیدا کیا۔ جس بات کو آج پچاس سال قبل ناممکن تصور کیا جاتا تھا۔ آج وہ ممکن تسلیم کی جاتی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں کیا تغیر پیدا کیا وہ اس انقلاب کی طرف متوجہ ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے مذہبی دنیا میں پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ولادت

میرے چھوٹے بھائی عزیز محمد عابد کو خدا تعالیٰ نے ۲۴ جون ۱۹۵۲ء بروز عید الفطر بیٹا عطا فرمایا نومولود مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا نواسہ اور حضرت حاجی محمد فاضل صاحب ریٹائرڈ میونسپل فیروزپور کا پوتا ہے۔ احباب زچہ اور بچہ کی صحت و عافیت اور درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد اعظم بوتالوی جسونت بلڈنگ لاہور

اعلان

نظارت بیت المال میں عموماً چندہ جات کے کوپنوں کے نہ ملنے کی شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں چونکہ کوپنوں کا اجراء دفتر محاسب سے ہوتا ہے اس لئے ایسی شکایات کو دفتر محاسب میں برائے توجہ و تعمیل بھجوا دیا جاتا ہے کہ کوپنوں کے متعلق شکایات براہ راست محاسب صاحب کو بھجوائی جایا کریں۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواست دعا

میری ہمشیرہ عرصہ ڈیڑھ سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب مریضہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

نذیر احمد راجوری دہلی دروازہ لاہور

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مولانا جلال الدین رومی رح بقیہ صفحہ ۵

اپنے علم کے زور سے ہر غلط بات کو صحیح ثابت کر سکتے تھے۔ لیکن وہ پڑھنے والے کے دل میں یقین اور تشفی پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن مولانا روم اس طریقے سے بات کو بیان کرتے تھے کہ وہ خود بخود دل میں اتر جاتی تھی۔ مولانا نے اپنی اس تصنیف میں اسلام کے عقائد کی اس طرح تشریح کی ہے۔ اس کے حقائق و معارف اس طرح بتائے ہیں۔ کہ وہ خود بخود دل نشین ہوتے ہیں۔ مثنوی ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جو مولانا روم کے ہاتھوں سرانجام پایا۔ اسی کے متعلق مولانا جامی کا مشہور شعر ہے ؎

مثنوئ مولوئ معنوی

ہست قرآں در زبانِ پہلوی

فارسی اور عربی زبان میں جس قدر کتابیں نظم و نثر میں لکھی گئی ہیں۔ بہت کم ایسی کتابیں ہوں گی۔ جن میں کثرت سے ایسے دقیق نازک اور عظیم الشان مسائل اور اسرار مل سکیں۔ جس قدر کہ مثنوی میں پائے جاتے ہیں۔

مثنوی مولانا نے اپنے خاص ہمدم و ہمراز اور اپنے جانشین حسام الدین چلپی کی درخواست اور استدعا پر لکھی تھی۔ اس کے اشعار کی مجموعی تعداد ۲۶۶۶ ہے۔ یہ چھ دفتروں پر مشتمل ہے۔ ہر دفتر سوائے دفتر اول کے حسام الدین کے نام سے مزین ہے۔ چھٹا دفتر لکھ رہے تھے کہ بیمار ہو گئے۔ اور یہ سلسلہ بند ہو گیا۔ اپنے بیٹے بہاؤ الدین ولد کے دریافت کرنے پر فرمایا۔ کہ اب سفر آخرت درپیش ہے۔ یہ راز اب اور کسی کی زبان سے ادا ہو گا۔ لیکن پھر خدا تعالےٰ نے آپ کو صحت دیدی۔ اور آپ نے چھٹا دفتر پورا کر لیا۔ مثنوی کی چند خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سب سے بڑی خصوصیت مثنوی کی اس کا طرزِ استدلال اور طریقۂ افہام ہے۔ تصوف اور الٰہیات کے مسائل عام لوگوں کی سمجھ اور عقل سے بالاتر ہوتے ہیں۔ ان مسائل کے سمجھانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ان کو مثالوں اور تشبیہوں کے ذریعہ سے سمجھایا جائے۔ چنانچہ مولانا نے اسی طریقہ کو اختیار کیا ہے۔ اور وہ دقیق مسائل کو ایسی آسان اور قریب الفہم تمثیلوں سے سمجھاتے ہیں۔ جن سے ان کی حقیقت اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے۔

(۲) خشک مسائل متواتر پڑھتے رہنے سے انسان کا دل اکتا جاتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ موقعہ بموقعہ لطیف حکایتیں درج کی جائیں۔ تاکہ پڑھنے والے کی دلچسپی قائم رہے۔ اور وہ اس کو اکتا کر چھوڑ نہ دے۔ مولانا نے بھی مثنوی میں یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ اور فرضی حکایتوں کے ضمن میں اخلاقی مسائل کی تعلیم دی ہے۔ اگرچہ یہ طریقہ پہلے سے ہی چلا آتا تھا۔ لیکن مولانا نے اس کو کمال کے مرتبہ تک پہنچا دیا۔ مولانا نے حکایتوں کے بیان میں انسان کے جن نہاں در نہاں عیوب کو ظاہر کیا ہے۔ عام لوگوں کی نظریں وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھیں۔ پھر ان کو ادا اس طرح کیا ہے۔ کہ ہر شخص حکایت کو پڑھ کر کہہ اٹھتا ہے۔ کہ یہ تو میرا ہی ذکر ہے۔

(۳) بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے بارے میں اہلِ نظر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان مسائل کو مولانا نے فرضی مناظروں کے ذیل میں ادا کیا ہے۔ مناظرہ کے ذیل میں پہلے ہر دو فریق کے تمام استدلالات درج کر دیتے ہیں۔ اور پھر خود اپنی طرف سے محققانہ فیصلہ فرماتے ہیں۔ اس طرح سے مسئلہ زیر بحث کی تمام الجھنیں دور ہو جاتی ہیں اور انسان صحیح فیصلہ پر پہنچ جاتا ہے۔

مثنوی میں الٰہیات اور علم کلام کے تقریباً ہر مسئلہ کو لیا گیا ہے۔ اور ان کی اس طرح خوش اسلوبی سے تشریح کی گئی ہے۔ کہ انسان شک و شبہ سے بہت بڑی حد تک بالاتر ہو جاتا ہے۔ اور اس کو کسی مسئلہ کے سمجھنے میں کوئی دقت نہیں رہتی

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی کا بچہ احیاء الدین بعارضہ ٹائیفائیڈ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ میں چند ایک مجبوریوں میں پریشان ہوں احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ میری مشکلیں حل کر دے۔ آمین۔ نیز میرے ایک دوست عبدالمجید صاحب M.H.C. جہلم میں تھے۔ مگر آج کل ان کا کوئی پتہ نہیں کہاں ہے۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو۔ تو مجھ کو اطلاع دیں۔ ازحد مشکور ہوں گا۔ پتہ :- سید منیر احمد خلیل دار الفضل میڈیکل ہال کیمبل پور۔ (۲) میرا امتحان ۵۲-۶-۲۷ کو ہو رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا بشیر احمد مکان ۵۰۸ گوالمنڈی راولپنڈی۔ (۳) میرا برادر زادہ محمود احمد خان احمدی بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر از کراچی (۴) خاکسار کی اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ شیخ فضل احمد از اوکاڑہ۔

پنڈت نہرو نے کوریا کا تعطل ختم کرنے کی رسمی تجویز پیش نہیں کی

لندن ۲۶ جون :- برطانوی دفتر خارجہ کا بیان ہے۔ کہ حکومت کو ابھی تک کوریا کے تعطل کو ختم کرنے کے بارے میں پنڈت نہرو کی طرف سے کوئی رسمی تجویز موصول نہیں ہوئی ——— یہ بیان اس سوال کے جواب میں دیا گیا تھا۔ کہ آیا مسٹر ایڈن مسٹر ایچی سن اور مسٹر شوان لائی بات چیت کے دوران میں پنڈت نہرو کی تجاویز پر بھی بحث کریں گے کہ نہیں ——— معلوم ہوا ہے۔ کہ کوریا کے مذاکرات صلح کے متعلق بھارتی نقطہ نظر سے دفتر خارجہ کو زبانی مطلع کر دیا گیا ہے۔ ہائی کمشنر مسٹر کرشنا مینن نے یہ نقطہ نظر رسمی طور پر پیش کیا تھا۔ (ا اشاعت)

دریائے سندھ کے پانی کے متعلق

پاکستان اور ہندوستان کی کانفرنس

واشنگٹن ۲۶ جون :- ہندوستان کے انجینیروں اور عالمی بنک کے حکام کے درمیان مذاکرات کا پہلا مرحلہ آج ختم ہو گیا ہے۔ یہ کانفرنس دریائے سندھ کے پانی کے جھگڑے پر غور کرنے کے لئے بلائی گئی تھی عالمی بنک کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یکم نومبر کو کراچی میں ایک کانفرنس منعقد ہو گی جس میں اس مسئلہ پر پھر غور کیا جائے گا۔

ہندی مجھے بھی سمجھ نہیں آتی (نہرو)

نئی دہلی ۲۶ جون :- وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا۔ کہ مشرقی پنجاب کے لوگ پاکستان ریڈیو سنتے ہیں .... کیونکہ آل انڈیا ریڈیو سے جس ہندی زبان میں نشریات کی جاتی ہیں۔ وہ اس قدر مشکل ہے۔ کہ لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ مشرقی پنجاب کے لوگ صاف کہتے ہیں آل انڈیا ریڈیو کی ہندی سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے ہم پاکستانی ریڈیو سنتے ہیں۔ اگرچہ وہ برداشت نہیں کرتے کہ پاکستان ریڈیو ان پر نکتہ چینی کرے۔ لیکن وہ ہندی نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے اسے سنتے ہیں۔ یو۔ پی میں جو ہندی بولی جاتی ہے اس کی مجھے بھی سمجھ نہیں آتی۔

لوکل باڈیز کے انتخابات کے متعلق

مسلم لیگ کی پالیسی کا فیصلہ

لاہور ۲۶ جون :- ان حلقوں میں سے جن کا صوبائی مسلم لیگ ہائی کمان سے قریبی تعلق ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ کا ایک اجلاس کل بصدارت میاں ممتاز دولتانہ صدر صوبہ مسلم لیگ بمقام دولتکدہ منعقد ہو رہا ہے جس میں لوکل باڈیز کے انتخابات کے سلسلہ میں پالیسی کا فیصلہ کیا جائیگا۔ جو عنقریب شروع ہونے والی ہے

ہندوستان میں بے کاری میں اضافہ

نئی دہلی ۲۶ جون :- مسٹر وی۔ وی۔ گیری وزیر عمال ہندوستان نے پارلیمنٹ میں بتایا۔ کہ ملک میں پڑھے لکھے بیکاروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت تک ۴ ہزار ۸ سو ۲۸ بی۔ اے ایک لاکھ ایک ہزار ۸۰۲ میٹرک ۲ لاکھ پچاس

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج بروز جمعہ خطبہ سے پہلے میر نور احمد صاحب ٹالپور پسر میر مرید احمد صاحب ٹالپور کراچی کا نکاح محترمہ امۃ الرشید صاحبہ بنت چوہدری وزیر محمد صاحب ایجنٹ الفضل لاہور سے بعوض ۱۰۰۰ روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس نکاح کو جانبین کیلئے بابرکت فرمائے آمین -

حسن محمد خان ربوہ (۵۲-۶-۲۰)

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور موچی دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں (چوہدری) سردار خاں جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں انکے پتہ جات روانہ فرمائے پتہ خوشخط ہو ہم انہیں مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن!

تریاق اٹھرا ـ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

پرنٹر و پبلشر ... مطبوعہ ... ضیاء الاسلام پریس ربوہ [illegible]

فرانس سے ڈان کے نامہ نگار کے اخراج پر احتجاج

لندن ۱۰ جون۔ دفتر خارجہ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ کو علم ہے کہ "ڈان" کے نامہ نگار پیرزادہ عنایت خان کو پیرس میں مطلع کیا گیا ہے کہ وہ پندرہ دنوں کے اندر اندر فرانس سے نکل جائیں۔ پیرس میں برطانی سفیر اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔

جب دریافت کیا گیا۔ کہ پیرزادہ کو شمالی افریقہ کی صورت حالات سے متعلق اپنے مقالہ کے باعث فرانس سے نکالا جا رہا ہے یا کسی اور وجہ سے تو دفتر خارجہ کے ترجمان نے خاموشی کو ترجیح دی۔ اور کہا کہ اس سوال کا جواب برطانی سفیر کی رپورٹ آنے سے قبل دینا مناسب نہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے سفیر مسٹر ابو ابراہیم رحمت اللہ نے اس حکم کے خلاف حکومت فرانس سے پرزور احتجاج کیا ہے۔ حکمنامے کی میعاد اگلے بدھ کو ختم ہو جائے گی۔ (اسٹار)

برطانیہ میں ماہرین کی جماعت کا قیام

لندن ۲۷ جون، پاکستان بھارت اور سیلون کی خوراک زراعت اور طبی سائنسدانوں کی فوری ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے سائنٹیفک اور انڈسٹریل ریسرچ کے محکمہ کی طرف سے ماہرین کی ایک جماعت قائم کی جائے گی۔

اس کا اعلان آسٹریلیا میں منعقد شدہ دولت مشترکہ کی سائنٹیفک کانفرنس کی روئداد کی اشاعت کے ساتھ ہی کر دیا جائے گا۔ اسٹار

۱۴ ہزار مصری حج کریں گے

سکندریہ ۲۷ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ اس سال ۔۔۔۔ ۱۴ مصری حج بیت اللہ کے لئے حجاز جائیں گے۔ یہ لوگ تین گروہوں میں منقسم ہوں گے پہلا گروہ ۱۶ جولائی کو اور آخری ۲۵ اگست کو روانہ ہو جائے گا۔

اب تک ۔۔۔۔ ۱۸ زائرین حج کے اخراجات ادا کر چکے ہیں۔ (اسٹار)

جامع الازہر کا مشن روس جائیگا

سکندریہ ۲۷ جون۔ قاہرہ میں روس کے سفیر نے مصر کے وزیر خارجہ عبد الخالق حسونا پاشا سے ملاقات کی ہے۔

باور کیا جاتا ہے کہ وزیر خارجہ نے ان سے درخواست کی ہے کہ جامع الازہر کے ایک مشن کو روس جا کر وہاں کے مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لینے کی اجازت دی جائے (اسٹار)

عراق ریلوے کا فوجی مینیجر

بغداد ۲۷ جون۔ جنگ فلسطین کے دوران میں عراقی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل اسمٰعیل صفوت پاشا کو عراقی ریلوے کا جنرل مینیجر مقرر کر دیا گیا ہے (اسٹار)

حیدرآباد میں گندم حاصل کرنے کی ناکام مہم

حیدرآباد (سندھ) ۲۷ جون۔ ضلع حیدرآباد میں اب تک صرف ۔۔۔ ۵ ٹن گندم حاصل کی جا سکی ہے۔ حیدرآباد سے ۔۔۔ ۲۵ ٹن گندم حاصل کرنے کا کوٹا مقرر کیا گیا تھا۔

مقامی زمیندار حکام کی درخواستوں یا دھمکیوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اسلئے اندیشہ ہے کہ یہاں گندم کی فراہمی کی مہم ناکام رہے گی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ روزانہ بیل گاڑیوں اور اونٹ گاڑیوں کی بہت بڑی تعداد گندم سے لدی ہوئی تھار پارکر کی طرف روانہ ہوتی دیکھی جاتی ہیں۔ اور غالباً افسروں کو گندم کی اس نقل و حرکت کی کوئی خبر نہیں ہے۔ (اسٹار)

ترکی میں کپاس کا رقبہ بڑھا دیا گیا

استنبول ۲۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ کپاس کے زیر کاشت رقبہ میں ۱۵ فی صدی اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ایجین کے علاقے کے زیادہ تر مراکز میں تخم ریزی مکمل ہو چکی ہے۔ حالانکہ موسم کافی خراب رہا۔ بعض علاقوں میں بے وقت کی بارش سے ضائع ہو جانے کے باعث دوبارہ بیج ڈالنے پڑے دنیا میں کپاس کی قیمتیں کم ہونے سے کاشتکاروں کے حوصلے پست نہیں ہوئے

اس اطلاع سے کہ اطالوی مشن یہاں سے وسیع پیمانے پر کپاس خریدنے کا پروگرام بنا رہا ہے۔ ترکیہ کی منڈیوں پر اچھا اثر پڑ رہا ہے (اسٹار)

شام میں ٹڈی دلوں کا خاتمہ

دمشق ۲۷ جون۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ فرات کے علاقے میں آخری ٹڈی دلوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ ٹڈی دلوں کو تباہ کرنے والے یونٹوں نے تمام نئے بچوں کو ضائع کر دیا ہے

توقع ہے کہ آئندہ ماہ کے آغاز میں بالکل صفائی ہو جائے گی

(اسٹار)

تعلیم الاسلام کالج کے بی۔اے۔ بی۔ ایس سی اور الیف۔ اے والے ایس سی کے نتائج

بی۔ اے

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۲۳۰۳	ظفر احمد	۲۹۲	سیکنڈ ڈویژن
۲۳۰۴	عبدالرشید قریشی	۲۳۷	تھرڈ 〃
۲۳۰۸	مظہرالحق مظہر	۲۱۶	〃 〃
۲۳۱۱	محمد اشرف	۲۷۰	سیکنڈ 〃

بی۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل)

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۴۸۱	سید رشید عالم	۲۵۳	سیکنڈ ڈویژن
۴۸۳	نورالدین احمد	۳۰۰	فرسٹ ڈویژن
۴۸۶	محمد اسلم باجوہ	۲۶۵	سیکنڈ ڈویژن

الیف۔ اے

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۶۲۲۵	محمد عثمان خان یوسفی	۳۸۲	سیکنڈ ڈویژن
۶۲۲۶	نور الٰہی	۳۴۵	〃 〃
۶۲۲۹	محمد افضل خان	۲۴۶	تھرڈ ڈویژن
۶۲۳۰	رضا علی	۲۸۸	〃 〃
۶۲۳۲	منور احمد اختر	۲۹۶	〃 〃
۶۲۵۲	محمد جمیل	۳۱۰	سیکنڈ ڈویژن
۶۲۵۷	حمید علی	۳۳۰	〃 〃
۶۲۵۸	محمد یوسف	۳۶۷	سیکنڈ ڈویژن
۶۲۶۶	مقبول حسین خان	۳۲۳	تھرڈ 〃

الیف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل)

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۳۱۸۷	رشید احمد	۲۵۳	تھرڈ ڈویژن
۳۱۸۸	محمد عبدالمنان	۳۲۵	سیکنڈ ڈویژن
۳۱۹۱	عبدالقادر میاں	۳۳۶	〃 〃
۳۱۹۴	ملک محمد یوسف	۲۶۳	تھرڈ ڈویژن
۳۱۹۷	سید محی الدین کرمانی	۴۱۲	فسٹ ڈویژن
۳۱۹۸	آغا نجم الحمید خان	۲۶۸	تھرڈ ڈویژن
۳۲۰۰	محمد شمس الحق	۲۶۸	〃 〃
۳۲۰۱	عبدالرشید انبالوی	۳۶۵	سیکنڈ ڈویژن
۳۲۰۳	شمس الحق قریشی	۲۵۷	تھرڈ ڈویژن
۳۲۰۶	صاحب علی	۳۵۸	سیکنڈ ڈویژن
۳۲۰۷	تجمل الحسین	۳۴۲	〃 〃
۳۲۱۰	رفیق احمد ثاقب	۳۵۴	〃 〃
۳۲۱۲	شریف احمد سوز	۳۰۰	تھرڈ ڈویژن
۳۲۱۳	محمد آصف جاہ صدیقی	۲۶۳	〃 〃
۳۲۱۷	محمد اسلم	۲۷۴	〃 〃
۳۲۱۹	محمد حسین الدین انصاری	۴۳۴	فسٹ ڈویژن
۳۲۲۱	افتخار احمد بشارت	۳۵۷	سیکنڈ ڈویژن
۳۲۲۲	لطیف احمد ڈار	۳۲۷	〃 〃

زکوٰۃ کی رقوم بہت جلد مرکز سلسلہ میں بھجوا دیجئے تا کہ امام وقت ایدہ اللہ کی ہدایات اور نگرانی میں مستحق لوگوں میں تقسیم ہو سکیں۔ (نظارت بیت المال)